بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈیکلریشن نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۸ صفر ۱۳۹۰ھ - ۲۵ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۲۵ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۹۴

اخبارِ احمدیہ

کماسی (گھانا) ۲۲ شہادت (بذریعہ کیبل)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ مسلسل سفر اور اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کی وجہ سے تھکان دن بدن بڑھ رہی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو اپنے فضل سے ہر طرح خیر و عافیت اور صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔

آمین اللّٰھم آمین

گھانا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

[redacted]

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ فرمایا

کماسی کے مشن ہاؤس کی نئی دو منزلہ عالیشان عمارت کا افتتاح

ایک میل لمبے راستہ پر گھانا کے ہزاروں احمدیوں اور دیگر مقامی باشندوں نے دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کا نہایت پُرجوش و ولولہ انگیز استقبال کیا

سائنس اور ٹیکنالوجی کی کماسی یونیورسٹی میں دانشوروں اور اہلِ علم اصحاب سے حضور ایدہ اللہ کا پُراثر خطاب

کماسی ۲۲ اپریل (بذریعہ کیبل گرام) - اشانٹی ریجن (گھانا) کے صدر مقام کماسی سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل مرسلہ ۲۲ اپریل میں مطلع فرماتے ہیں کہ ۲۱ اپریل منگل کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتہائی مصروف دن گزارا۔ حضور ایدہ اللہ اُس روز صبح ساڑھے نو بجے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ فرمانے تشریف لے گئے۔ سکول کے سربر آوردہ اصحاب، ہیڈ ماسٹر، اور دیگر ممبرانِ اسٹاف نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سکول کا معائنہ فرمانے کے علاوہ سکول کے ممبرانِ اسٹاف اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ حضور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ محض تدبیر پر بھروسہ کرنا نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان اپنی طرف سے خواہ کتنی ہی محنت کرے اِس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ محنت اکارت چلی جائے۔ محنت کے مثمر ثمرات ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ساتھ کے ساتھ انسان اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے اور اس سے دعائیں کرتا رہے اس کے نتیجہ میں خدا رجوع برحمت ہو گا اور اس کے فضل کے نتیجہ میں محنت ٹھکانے لگے گی اور توقع سے کہیں بڑھ کر نتیجہ حاصل ہو گا۔ حقیقی کامیابی کے لئے کامل محنت اور کامل دعا دونوں کا اتحاد ضروری ہے۔ انسان اگر حقیقی طور پر کامیاب یعنی عند اللہ فائز المرام ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتنی محنت کرے جتنا کہ محنت کرنے کا حق ہے اور اتنی دعا کرے جتنا کہ دعا کرنے کا حق ہے۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور گیارہ بجے قبل دوپہر احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی نئی عمارت کا افتتاح فرمانے تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کی یہ دو منزلہ عالیشان عمارت ہزاروں پونڈ کے مصرف سے بن کر تیار ہوئی ہے۔ مشن ہاؤس تک ایک میل لمبے راستہ پر جذبۂ شوق سے سرشار ہزاروں احمدیوں اور دیگر مقامی لوگوں نے دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کو اھلاً و سھلاً و مرحبًا کہا۔ اندازہ ہے کہ اِس موقع پر دس ہزار لوگ حضور کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ اِس تقریب میں ہزاروں احباب اور بعض سربرآوردہ حضرات کے علاوہ قبائل کے سردار چیفس اور پیرا ماؤنٹ چیفس بھی تشریف لائے ہوئے تھے مشن ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر حضور نے حاضرین کو ایک بہت پُراثر خطاب سے نوازا۔ حضور نے اہلِ گھانا کو اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر حقیقی معنوں میں کامیاب زندگی بسر کریں۔ یعنی مادی اور روحانی ہر دو نوع کی فلاح سے ہمکنار ہوں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل کرنے سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ اِس کے نتیجہ میں قبولیتِ دعا کا شیریں پھل انہیں ملے گا اور خدائے قادر و قدیر کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم ہو جائے گا۔ حضور نے احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بھی عطا فرمایا۔ ملاقات کا یہ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔

اسی روز شام کو چھ بجے حضور نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی کماسی یونیورسٹی میں تشریف لیجا کر دانشوروں اور اہلِ علم حضرات سے خطاب فرمایا۔ صدارت کے فرائض یونیورسٹی کونسل کے چیئرمین نے ادا فرمائے۔ حضور نے اپنے اِس بصیرت افروز خطاب میں بہت پُراثر اور دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے اور اس کی معرفت حاصل کئے بغیر حصولِ علم کی جد وجہد خطرات سے خالی نہیں ہے تحصیلِ علم ضروری اور بہت ضروری ہے لیکن علم اُس وقت ہی انسانیت کی فلاح پر منتج ہو سکتا ہے کہ جب انسان ایمان باللہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

لجنہ اماء اللہ کماسی کی طرف سے

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

حضرت سیدہ مدظلہا نے تین ہزار بہنوں کو مصافحہ کا شرف بخشا اور انہیں دعاؤں سے نوازا

کماسی ۲۲ اپریل (بذریعہ کیبل گرام)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ کیبل مطلع فرماتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کماسی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا اس میں قریباً تین ہزار خواتین نے شرکت کی۔ جہاں احمدی مستورات

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ شہادت ۱۳۴۹ ھش

شراب نوشی اور مسلمان

نبوت کا زمانہ ہے ابھی شراب کی ممانعت کا صریح حکم نہیں آیا تھا کچھ مسلمان ایک مکان میں پینے پلانے کے شغل میں لگے تھے کہ اتنے میں باہر سے ایک آواز آئی جس کا مفہوم یہ سمجھا گیا کہ شراب پینا حرام ہو گیا ہے۔ مجلس نے ایک سے کہا کہ جا کر دریافت کرے مگر دوسروں نے جھٹ شراب کو انڈیل دیا اور کہا کہ اگر حرام ہو گئی ہے تو ایک قطرہ بھی پینا گناہ ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے انہوں نے پھر کبھی شراب نہیں پی۔

مسلمانوں کی تاریخ میں عوام اکثر شراب نہیں پیتے رہے۔ کوئی غنڈہ یا بادشاہ لوگ یہ شغل فرماتے رہے ہوں تو اور بات ہے لیکن ہر دیس اور ہر شہر اور قصبہ میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے معاشرہ شراب سے مبرّا رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس دوران میں شراب کا بالکل استعمال نہیں ہوا ضرور ہوا ہے لیکن جہاں تک اسلامی معاشرہ کا تعلق ہے عوام میں سے بہت بڑی اکثریت اس امّ الخبائث سے پاک رہی ہے اور کوئی بدشعار بھی کھلم کھلا شراب نوشی کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا تھا۔ الغرض ۹۹ فیصد مسلمان اس نعمت سے محروم رہتے رہے ہیں۔ آج بھی خاص کر پاکستان میں اگرچہ شراب فروخت ہوتی ہے مگر ۹۹ فیصد مسلمان شراب نہیں پیتے۔ اور ایسے ہزاروں لوگ ہیں جنہوں نے شراب کی بُو بھی نہیں سونگھی اور نہ اس کے رنگ کا علم رکھتے ہیں۔

اسلامی معاشرہ کی نسبتاً یہ پاکیزگی صرف ایک حکم کی مرہون ہے اور اسلامی ممالک میں آپ خاص کر پاکستان میں شراب کا کھلم کھلا استعمال ہوتا نہیں دیکھیں گے۔ البتہ بڑے بڑے ہوٹلوں میں شراب کے رسیا آپ کو نظر آئیں گے ان میں سے پچاس فیصد ایسے ہوں گے جو محض مغربی تہذیب کے زیر اثر ایسا کرتے ہیں۔ عادی پینے والے بہت کم تعداد میں آپ کو ملیں گے۔

اس کے باوجود شراب اسلامی ملکوں میں اب بہت فروغ پا رہی ہے اور حیرت یہ ہے کہ خالص اسلامی ملکوں میں اس کا رواج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم ایک خبر نقل کرتے ہیں جس نے ہمیں سخت تشویش میں ڈال دیا ہے۔ فھو ھذا:۔

"کویت ۱۳۔ اپریل (اپ پ) کویت کی قومی اسمبلی کے ایک رکن نے حکومت پر زور دیا ہے کہ کویت کی حدود میں شراب پر پابندی ختم کی جائے کیونکہ اس پابندی سے غریبوں کو نقصان پہنچ رہا ہے روزنامہ "الرائے العام" کے مطابق مسٹر عبدالعزیز المساعد نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کویت کے اعلیٰ درجہ کے ہوٹلوں میں کھلے بندوں شراب نوشی ہوتی ہے اور امراء کو بلا روک ٹوک شراب مل جاتی ہے جبکہ غریبوں کو اپنا شوق پورا کرنے کے لئے چور بازار سے رجوع کرنا پڑتا ہے اور اس کے باوجود بھی جیل جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ مسٹر مساعد کا کہنا ہے کہ کویت میں شراب نوشی پر جو پابندی عائد ہے اس کا اطلاق امیر و غریب پر یکساں کیا جائے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کویت کی حکومت نے سنہ ۱۹۶۴ء میں شراب پر پابندی لگا دی تھی اور اس وقت سکاچ وسکی کی ایک بوتل چور بازار سے دس پونڈ میں ملتی ہے۔" (نوائے وقت ۱۴؍۴ آخری صفحہ)

ہمارا خیال ہے یا ہمیں خیال کرنا چاہیئے کہ مسٹر عبدالعزیز المساعد کا مقصد یہ ہے کہ کویت میں شراب نوشی پر ایسی پابندی لگانی چاہیئے کہ کوئی امیر آدمی بھی شراب نہ پی سکے اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں بھی اس کی فروخت نہ ہو سکے۔ لیکن اگر خدانخواستہ آپ چاہتے ہیں کہ غریبوں کو بھی یہ نعمت سستے داموں مل سکے تو انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

ہمیں یقین ہے کہ کویت کی حکومت ملک میں شراب بنانے اور درآمد کرنے کے تمام ذرائع مسدود کر دے گی۔ شراب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب سے اسلام نے شراب کی ممانعت کی ہے اربوں ارب انسان ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے شراب کا مزہ چکھنا تو کیا اس کا رنگ روپ بھی نہیں دیکھا ہو گا۔

آج یورپ کی دیکھا دیکھی کچھ بے دین مسلمان پھر شراب نوشی کرنے لگے ہیں مگر خود یورپ اور دیگر مغربی تہذیب زدہ اقوام اس سے سخت نالاں ہیں اور اس لعنت سے خلاصی چاہتی ہیں۔ ہمارا معاشرہ جو ۹۰/۸۰ فیصد اس لعنت سے پاک ہے بہت آسانی سے پوری طرح پاک رکھا جا سکتا ہے اور شراب سازی اور درآمد پر سخت پابندی لگائی جا سکتی ہے تاکہ وہ لوگ بھی جو شراب نوشی کے کسی نہ کسی طرح عادی ہو چکے ہیں اس سے چھٹکارا حاصل کریں۔ پاکستان کو جہاں اسلامی قانون کے نفاذ کے بڑے بڑے دعویدار ہیں ان کو چاہیئے کہ اس بُرائی سے سب سے پہلے اس ملک کو نجات دلائیں۔ اور وہ جو پیتے ہیں ان کو صحابہ کرامؓ کا کردار دکھائیں جنہوں نے مٹکوں کے مٹکے گلی کوچوں میں بہا دیئے تھے۔

مشاھدات

منزل تو کُجا۔۔ راہگزر تک نہیں آیا
جو راہ سے بھٹکا۔ وہ نظر تک نہیں آیا

اے سرورِ کونینؐ جو آیا تیرے در پر
وہ اُٹھ کے کسی اَور کے دَر تک نہیں آیا

جس سَیلِ حوادث میں اُلجھتی رہی دُنیا
وہ سَیلِ حوادث میرے گھر تک نہیں آیا

ہر درد کو خود اپنا بنانے کا تصوّر
افسوس! ابھی نوعِ بشر تک نہیں آیا

خالی ہے عمل۔ دِل کی تجلّی کی کرن سے
انساں کا شعور اُس کے ہُنر تک نہیں آیا

منجدھار میں آتا۔ تو نظر آتا سفینہ
اے ڈوبنے والے تو بھنور تک نہیں آیا

اِس دَور کا انساں ہے۔ کہ ظُلمت کا مسافر
یہ رات کا راہی ہے۔ سحر تک نہیں آیا

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

قسط ششم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

فرینکفورٹ سے روانگی۔ لیگوس (نائیجیریا) کے ہوائی مستقر پر ہزارہا افریقن احمدیوں کی طرف سے اپنے محبوب آقا کا پرتپاک خیر مقدم

وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام۔ مختلف ممالک کے سفراء۔ مسلمان زعماء۔ اعلیٰ افسران اور رؤسائے شہر کی شرکت

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے اپنے خط محررہ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء میں جو مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوا ہے رقمطراز ہیں:۔

۱۱ اپریل ۱۹۷۰ء۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرینک فورٹ جرمنی سے بذریعہ لفٹ ہانسا Lufthansa ساڑھے دس بجے لوکل ٹائم (سوا دو بجے بعد دوپہر پاکستان ٹائم) کے مطابق روانہ ہوئے۔ مقامی جماعت نے دعاؤں کے ساتھ اپنے محبوب آقا کو الوداع کہا۔ لیکن جہاز پندرہ منٹ کے لئے لیٹ ہوگیا اس لئے اصل روانگی ساڑھے دس بجے ہوئی۔ حضور نے ایرپورٹ پر جرمنی کے مبلغین سے فرمایا کہ عزیز مرزا منصور احمد صاحب ابن محترم مرزا عبد الحق صاحب واقفِ زندگی ہیں۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ زبان سیکھیں خصوصاً جرمن زبان۔ زبان سیکھنے کے لئے لغوی اور اصطلاحی معنے دونوں آنے چاہئیں۔ حضور نے زبان سیکھنے کے نہایت زریں اصول بیان فرماتے ہوئے لغوی اور اصطلاحی معنوں کا فرق بتایا۔ نیز فرمایا کہ اصطلاحی معنے لغوی معنی کو معین اور محدود کر دیتے ہیں مثلاً انگریزی لفظ Trace کے کئی معنے ہیں۔ لیکن Tracer element کا ایک خاص معین اور محدود مفہوم ہے۔ طیارہ تو لغوی معنوں کی رو سے بجلی کا پنکھا اور خلائی راکٹ سائنسر کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اصطلاحی معنوں کی رو سے طیارہ صرف ہوائی جہاز کو کہیں گے۔ دونوں معنے آنے چاہئیں۔

لفٹ ہانسا (جو جرمنی کی مشہور ہوا بازی کی کمپنی ہے) والے نہایت ادب سے پیش آئے ان کا سینئر آفیسر خاص گاڑی میں سب مسافروں سے پہلے حضور کو جہاز تک سوار کرانے کے لئے حاضر رہا۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جہاز برف پوش پہاڑوں کے اوپر سے اڑتا رہا۔ راستہ زیورک جنیوا کے اوپر سے ہو کر گزرتا ہے۔ پھر بحیرہ روم کو پار کر کے الجیریز کے اوپر سے ہوتا ہوا صحرائے اعظم کو کراس کرتا ہے۔ جس وقت ہم اس لق و دق اور بے آب و گیاہ ریگزار کو عبور کر رہے تھے۔ تو اس وقت حضور اپنی سیٹ سے اٹھ کر ہم خدام کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ اور شفقت اور پیار کی مجسم گھٹا بنکر جسم و جان کو سیراب کر گئے۔ پوچھا کہ ساتھ والی سیٹوں پر جو ننھے بچے بیٹھے ہیں ان سے بے تکلفی بھی ہوئی یا نہیں۔ ایک ننھے بچے سے چمک کر پیار لیا۔ نیز فرمایا یہ بنجر اور چٹیل زمین جو اس وقت صحرا ہے۔ کسی زمانے میں سرسبز اور زرخیز علاقہ تھا۔ پھر اللہ نے بادلوں کو حکم دیا کہ مت برسو۔ اور یہ زمین بنجر بن گئی۔

جہاز چار بجکر گیارہ منٹ شام (پاکستان وقت ۸ بجکر ۱۱ منٹ شام) کو تقریباً $6\frac{1}{2}$ گھنٹے کے نان سٹاپ سفر کے بعد لیگوس کے ہوائی اڈے پر اترا۔ لیگوس میں ہماری بہت بڑی جماعت ہے۔ جماعت کے اخلاص کی شہرت بھی سُن رکھی تھی۔ لیکن ان آنکھوں نے عشق و محبت اور جوش و خروش کا جو نظارہ لیگوس ایرپورٹ پر دیکھا اس کو بیان کرنے کے لئے قلم ساتھ نہیں دے رہا۔ نہ ہی لفظوں میں بیان ہو سکتا ہے۔ جہاز سے اترتے ہی اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں نے استقبال کیا۔ احمدی احباب اور بہنیں والہانہ انداز میں Chorus کے رنگ میں بلند آواز سے خوش الحانی کے ساتھ اھلاً وسھلاً و مرحباً بکثرت پڑھ رہے تھے۔ لائنوں میں اور گروہ در گروہ جھوم جھوم کر کھلے ہوئے چہروں اور ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں سے اپنے آقا کے دیدار سے مشرف ہو رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ ایسے رنگ میں اور یوں اچانک ہوا کہ ہماری روحیں اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو دیکھ کر ایک کے حضور سجدہ ریز ہوگئیں حضور ج.ز.۷ ٹاؤ نجح میں معہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے۔ اور نائیجیریا کی یوروبا قبیلوں کی زبان میں فرمایا۔

DUN	MI	INU
دُن	می	اِی نُو
Ri	LATI	Pupo
ری	لاٹی	پوپو

اِھنالا
اِپُنیا } یعنی میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔

اور واقعہ یہ ہے کہ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا۔ یہ فقرہ جو محبت اور اللہ تعالےٰ کی حمد سے لبریز ہے۔ حضور کے عاشق خادموں پر وجد طاری کر گیا۔ اور ایرپورٹ تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج گونج اٹھی۔ اس دوران پریس کے نمائندوں نے حضور سے انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا۔ انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ دوسرے انسانوں سے نفرت کرے۔ تمام انسان ایک جیسے ہیں بحیثیت انسان کے۔ کوئی انسان دوسرے انسانوں سے مختلف نہیں۔ اگر اس حقیقت کو پہچان لیا جائے۔ تو دنیا کی بہت سی مصیبتیں ٹل جائیں۔ انٹرویو کو اگلے روز یہاں کے سنڈے ٹائمز نے جو یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ اندازہ ہے کہ تقریباً ہزار سے ۱۵۰۰ تک احباب ایرپورٹ پر موجود تھے۔ غیر از جماعت مسلمان احباب بھی آئے ہوئے تھے۔ معززین شہر ہائی کورٹ کے جج اور کچھ سفیر اور ہائی کمشنر بھی حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور کی کار اور دیگر کاروں کا قافلہ فیڈرل پیلس ہوٹل کی طرف روانہ ہوا۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امیر و مشنری انچارج معہ اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ تھے۔ احباب دو رویہ قطاروں میں اھلاً وسھلاً کا ترانہ جھوم جھوم کر گا رہے تھے۔ ہوٹل کے قریب پہنچے تو وہاں بھی احبابِ جماعت اور احمدیہ سکولوں کے بچے اپنی وردیوں میں ملبوس دو رویہ کھڑے اپنے آقا کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ اور اھلاً وسھلاً کا ہدیہ دل سے پیش کر رہے تھے۔ ہوٹل ایرپورٹ سے قریباً ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ شہر کی آبادی کم و بیش $\frac{5}{6}$ لاکھ ہے۔ نہایت صاف ستھرا۔ گرد کا نام نہیں۔ ساحل سمندر پر واقع ہے۔ ہوٹل بھی سمندر کے کنارے نہایت پرفضا جگہ پر واقع ہے۔ ٹمپریچر ۹۱ ڈگری فارن ہیٹ ہے۔ لیکن نمی کی زیادتی کی وجہ سے گرمی کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے پھر فرینک فورٹ اور زیورک کے بعد جہاں تقریباً ہر روز برفباری ہوتی تھی۔ اس گرمی کا احساس پہلے بھی زیادہ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت گرمی کی وجہ سے مضمحل ہوگئی۔ یہاں پسینہ بہت آتا ہے لیکن زرق برق کے لیے جبوں میں ملبوس عاشقوں کا یہ گروہ اپنے محبوب کے دیدار اور قرب میں یوں محو تھا۔ کہ نہ تو انہیں بڑے ہوٹلوں کے ظاہری رعب کی پروا تھی۔ نہ ہی گرمی کا خیال۔ سارا ہوٹل نعرہ تکبیر اور حضرت ناصر ایدہ اللہ کے نعروں سے گونج رہا تھا۔

حضور کی تشریف آوری کا نظارہ شام کو ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔

فرمان خداوندی

سچائی

مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر حالت میں سچائی پر قائم رہے۔ خواہ کتنی ہی مشکلات کا سامنا ہو کبھی اسے ترک نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (توبہ ۵)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور ہر حالت میں سچائی اختیار کرنے والوں کا ساتھ دو۔

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

شام کو فیڈرل پیلس میں ٹھنڈے مشروبات کی دعوت تھی۔ جس میں سفارتی نمائندے ہائی کورٹ کے جج۔ یونیورسٹی کے پروفیسر نائیجیرین مسلم کاونسل کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری گورنمنٹ کے سیکرٹری۔ مقامی قبائل کے سربراہ اور پرنس اپنے اپنے مخصوص چغوں اور ٹوپیوں میں ملبوس حاضر تھے اور نہایت ادب اور احترام سے حضور کی خدمت میں باری باری پیش کئے گئے۔ جماعت احمدیہ لیگوس کے احباب پروانہ وار حضور کے گرد حلقہ باندھے کھڑے تھے۔ حضور ہر شخص سے ملتے۔ اور اس عظیم ملک کے فرزندوں سے جو اسلام اور احمدیت کے شیدائی ہیں۔ بالتخصیص امیر و غریب اس طرح گھل مل کر گفتگو فرماتے کہ گویا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ موعود خلیفہ ایدہ اللہ تعالےٰ یہیں کا رہنے والا ہے۔ دراصل آپ اکثر کو خطوط کے ذریعہ پہلے سے خوب جانتے ہیں۔ فرمایا زمین کے اصل مالک یہاں کے لوگ ہیں۔ باہر سے آکر ان کو سلسلہ کام سپرد کیا گیا۔ فرمایا آئندہ ۲۲ سال اسلام کے لئے بہت اہم ہیں۔ فرمایا ایک ہمر دوست نے خط لکھا تھا کہ بہت بوڑھا ہوں۔ حضور کی زیارت کی آرزو ہے۔ ان سے ضرور ملنا ہے۔

پھر فرمایا کہ یورپ کے عیسائیوں کے دلوں سے مسیح کی محبت نکل چکی ہے گرجے بک رہے ہیں۔ فرمایا مہدی معہود اور مسیح موعود کے آنے کے ساتھ ایک عظیم انقلاب آچکا ہے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والوں میں مندرجہ ذیل اصحاب قابل ذکر ہیں۔

۱۔ الحاج اے۔ ڈبلیو الیاس چیئرمین نائیجیرین مسلم کونسل
۲۔ الحاج اے۔ کے لاگوڈا سکرٹری " "
۳۔ الحاج ڈابری خزانچی " "
۴۔ ایم۔ کے ایجے موڈے جو نائیجیرین براڈکاسٹنگ سروس کے شعبہ اسلامی نشریات کے سربراہ ہیں
۵۔ جسٹس ایل۔ جے ڈوبموز جج ہائیکورٹ لیگوس
۶۔ جسٹس بی۔ او قاسم جج ہائیکورٹ "
۷۔ ایم کمارا سفیر گنی
۸۔ ڈاکٹر ذکریا چارج ڈی افیئرز شام
۹۔ عمر عباس اگابنا
۱۰۔ ڈاکٹر محمد سمیع قریشی ہائی کمشنر پاکستان مقیم نائیجیریا
۱۱۔ پروفیسر الیس۔ ایچ۔ زیڈ نقوی شعبہ سائنس لیگوس یونیورسٹی
۱۲۔ ڈاکٹر الیف۔ اے ابا ڈیجے لیکچرر کالج آف میڈیسن
۱۳۔ ڈاکٹر ایل۔ او آڈیگبیٹے لیکچرر شعبہ قانون لیگوس یونیورسٹی
۱۴۔ مسٹر ایچ۔ اے کریم لیکچرر میڈیکل کالج ٹیچنگ ہاسپٹل
۱۵۔ الحاج ڈار امولا اسٹیبلشمنٹ آفیسر لیگوس یونیورسٹی
۱۶۔ مسٹر الیس۔ اے داؤدو سکرٹری کالج آف ایجوکیشن لیگوس یونیورسٹی
۱۷۔ مسٹر الیس۔ او بکرے پریذیڈنٹ احمدیہ جماعت نائیجیریا۔
۱۸۔ مسٹر اے۔ آر۔ اے اڈولے سکرٹری جنرل احمدیہ جماعت نائیجیریا
۱۹۔ جسٹس اے۔ آر۔ اے بکرے جج ہائیکورٹ لیگوس
۲۰۔ الحاج اے۔ جی۔ اے لگوداس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا۔
۲۱۔ الحاج اے۔ اے ابیولا " "
۲۲ " اے۔ ڈبلیو الیاس چیئرمین موشن مشن
۲۳۔ " بی۔ بی بانگوئی " لیگوس سٹرکٹ کمشنر
۲۴۔ مسٹر ایم۔ بی امین سکرٹری " "
۲۵ معلم ایم۔ ایم حبیب ایڈمنسٹریٹر آفیسر
۲۶۔ معلم وزیری عبدو سول سرونٹ فیڈرل گورنمنٹ
۲۷۔ الحاج۔ اے۔ ایس۔ اے اُٹنڈے
۲۸ " اے۔ ڈبلیو فلاویو
۲۹ " اے۔ بی۔ آئی گکوئی
۳۰۔ الفا سین لُو
۳۱۔ مسٹر ایم۔ اے ابانیوانڈا
۳۲ " ٹی۔ اے ابیتوکلا انجینئر
۳۳ " زیڈ۔ او۔ الیاس
۳۴۔ الفا ایس۔ بی گیتوا
۳۵۔ " خلیل محمود لائبریرین یونیورسٹی آف ابادان

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار چوہدری محمد فاضل صاحب ۱۵ اپریل کی شام ساڑھے ۱۱ بجے ۸۸ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۶ اپریل بعد نماز ظہر مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۳½ بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ والد صاحب نے ۶ بیٹے ایک بیٹی دو درجن پوتے ڈیڑھ درجن پوتیاں ۵ نواسے اور ۵ نواسیاں اور ایک پڑنواسہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مہمان نواز۔ راستگو مرنجاں مرنج انسان تھے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور پسماندگان کے لئے بھی کہ خدا تعالےٰ ان کی کو پورا کرے

محمد اکرم منہاس لاہور

تحریک جدید کا وعدہ نہ پیش کرنیوالوں کے لئے لمحہ فکریہ

تحریک جدید کے مالی جہاد کی تحریک کرتے ہوئے بعض احباب سے یہ جواب ملتا ہے کہ ہم وعدہ نہیں کرتے مبادا وعدہ کرکے ہم ادائیگی نہ کرسکیں۔ ایسے دوست بلاوجہ ایک عظیم الشان ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ نیکی کی نیت اور اس کے اجر کے عنوان پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ملفوظات مدنظر رکھے جائیں تو کوئی مخلص احمدی وعدہ کرنے کے ثواب سے محرومی کو برداشت نہ کرے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اگر انسان نیکی نہ کرسکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے۔ کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں۔ اور نیت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح دینی امور میں نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کا مصمم ارادہ رکھے۔ اور نیکی نہ کرسکے۔ تب بھی اس کا اجر مل جائے گا۔ اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے۔ اور توفیق کا ملنا بھی اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ ۹۳، ۹۴)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ (وکیل المال اوّل)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ نتائج کے بعد نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ جاری ہے جو دس مئی تک رہے گا۔ نیز جماعت نہم کا اجرا بھی کردیا گیا ہے۔ خواہشمند احباب ادارہ کی خدمات سے استفادہ کریں۔ امسال فضل عمر جونیئر ماڈل سکول سے چھ طالبات مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب ہوگئیں۔ نتیجہ درج ذیل ہے

۱۔ ناصرہ صبیحہ	۶۵۴/۹۰۰	۴۔ امۃ الحی حامد	۳۶۸
۲۔ خالدہ سعیدہ	۵۹۴	۵۔ امۃ النصیر باجوہ	۵۵۷
۳۔ تسنیم نگہت	۵۸۱	۶۔ نسرین حمیدہ	۴۰۸

اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ (ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

تقریب شادی اور درخواست دعا

مورخہ ۵ اپریل ۱۹۷۰ء کو مکرم ایم۔ اے رشید ملک صاحب ایس۔ ڈی۔ او (واپڈا) ابن مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح نفیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں نذر محمد صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور کے ساتھ طے پایا تھا۔ برات بذریعہ کاروبس ربوہ سے لاہور گئی۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ۔ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل بھی شامل تھے۔ ۴½ بجے بعد دوپہر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد برات واپس ربوہ روانہ ہوگئی۔

اگلے روز مورخہ ۶ اپریل کو ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے کثرت کے ساتھ شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

دعائے نعم البدل:۔ میرا نواسہ عزیزم الیاس احمد عمر ۳ ماہ جو کہ کیپٹن محمد سعید صاحب پنشنر ربوہ کا پوتا تھا اچانک وفات پاگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر دے میری بچی کا یہ تیسرا بچہ ہے جو کہ یکے بعد دیگرے وفات پاگیا جس کی وجہ سے بہت نڈھال ہے۔ احباب اس کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں۔ ڈاکٹر مبارک احمد پشاور

صاحب نصاب احباب اور خواتین ازراہ کرم زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر بیت المال آمد)

آہ! محترم قاری محمد یٰسین خان صاحب مرحوم

(محترم مولانا محمد منور صاحب مبلغ انچارج تنزانیہ مشن)

(۲)

تعلیم و تبلیغ

مالی قربانی میں مرحوم ہمیشہ سابقون میں شامل رہتے تھے۔ فرض چندوں کے علاوہ مرکزی اور مقامی طوعی تحریکات میں بھی شوق سے حصہ لیتے۔ باوجودیکہ بیوی بچے شامل کر کے ایک درجن افراد کا خرچ ان کے ذمہ ہوتا تھا تاہم وہ اپنے اندازہ اور حیثیت سے بڑھ کر رقم کا وعدہ کرتے اور اسے پورا فرماتے تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا کام بھی جاری رکھتے تھے۔ ہندوستانی اور پاکستانی احباب کو زبانی تبلیغ کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر بھی دیتے اور انہیں جماعت کے مبلغین کے پاس مزید باتیں سننے کے لئے لے آتے۔ جب ۱۹۴۷ء میں نصف درجن علماء اور واقفینِ زندگی قادیان سے ٹبورا پہنچے تو ان دنوں مرحوم بھی ٹبورا ہی میں تھے۔ چونکہ مبلغین کرام کو زبان نہیں آتی تھی اور مرحوم ملکی زبان میں اچھی استعداد رکھتے تھے اس لئے وہ ان کے ہمراہ گائیڈ اور ترجمان کے طور پر جاتے اور جیل خانوں یا دوسرے مقامات پر مبلغینِ کرام کی تقاریر کا سواحیلی ترجمہ سامعین تک پہنچا کر ثواب حاصل کرتے تھے۔

یہاں دارالسلام میں آجکل کی طرح ان دنوں میں بھی مبلغین کلاس موجود تھی جس میں افریقی طالب علموں کو دینیات کی تعلیم دی جاتی تھی۔ مرحوم ان کی تعلیم و تربیت میں نمایاں حصہ لیتے اور حسبِ فرصت انہیں سلسلہ کی کتب پڑھاتے اور ان کی تشریح ان کے ذہن نشین کراتے۔

ہمارے تمام افریقی بھائی مرحوم قاری صاحب سے محبت کرتے اور ادب سے پیش آتے تھے اور انہیں شیخ یٰس کہہ کر پکارتے تھے۔ مرحوم نے چونکہ خود مطالعہ اور غور کر کے احمدیت قبول کی تھی اس لئے سارے مسائل سے انہیں خوب واقفیت تھی اور مقامی احباب کو یہ باتیں بتانے میں انہیں لذت محسوس ہوتی تھی۔ جماعت کے لئے انہوں نے کئی تکالیف اٹھائیں مگر قدم ہمیشہ آگے بڑھایا۔ ایک دفعہ ٹبورا کے مخالفین نے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مرحوم قاری صاحب پر جھوٹا مقدمہ بھی عدالت میں دائر کیا لیکن مرحوم کو اس کی کچھ پرواہ نہ تھی اور اپنے دوستوں سے مذہبی گفتگو جاری رکھتے تھے۔ انکے محکمہ کے ساتھی بھی ان کی عزت کرتے تھے اور ان کی تحریک پر جماعت کی مالی امداد کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔

بعض دوسرے مرحومین کا ذکرِ خیر

مجھے مشرقی افریقہ میں رہتے ہوئے بائیس سال ہو رہے ہیں۔ چونکہ پہلے کینیا یوگنڈا۔ ٹانگانیکا اور زنجبار ایک ہی انتظام کے ماتحت تھے اس لئے مجھے ان تمام علاقوں کے احباب سے ذاتی واقفیت ہے۔ یہ ہماری مشرقی افریقہ کی برادری تھی جن میں سے ہر فرد اپنی ہمت، توفیق اور اخلاص کے مطابق جماعتی کاموں میں حصہ لیتا رہا۔ اب ملکی حالات میں انقلاب کی وجہ سے یہاں کے اکثر احباب انگلینڈ چلے گئے ہیں۔ کچھ ان میں سے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں ان سب کی یاد دل میں ہر وقت رہتی ہے اور ان سب کے لئے دعاؤں کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ بالخصوص جو عزیز اور محترم بھائی بہنیں ابدی نیند سو گئی ہیں ان کی یاد دل میں غم اور اضطراب کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ گزشتہ چند ماہ میں برادرم مکرم محمد اشرف صاحب بٹ۔ عزیز مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر اور محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان میں سے ہر ایک دین کا خادم اور میرے ساتھ قریبی جماعتی تعلق رکھنے والا تھا۔ اپنے حقیقی رشتہ داروں سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہم نے اس روحانی برادری سے رشتہ جوڑا اور خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں بہت ہی مخلص اور خدمت اور تعاون کرنے والے بھائی اور بہنیں عطا فرمائے۔ ان کی جدائی سے دل سوگوار رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل و عیال اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی اولادوں کو دین کی وہی محبت اور جماعت سے وہی وابستگی عطا فرمائے جو ان کے پیشروؤں کو حاصل تھی بلکہ ان سے بھی بڑھ کر جانی اور مالی قربانیوں کی انہیں توفیق بخشے کیونکہ جماعتی کاموں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور نئے حالات ہم سے پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔

صبر و رضا

بالآخر میں مرحوم قاری صاحب کی ایک نمایاں خوبی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور وہ ان کا صبر ہے۔ نیروبی میں ان کا ایک نوجوان بچہ فوت ہو گیا میں نے دیکھا کہ محترم قاری صاحب نے اپنے پیارے بچے کو اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور اس وقت ان کی حالت بالکل پُرسکون تھی۔ نہ گھبراہٹ کا اظہار اور نہ واویلا۔ بلکہ بے صبری کا کوئی کلمہ ان کی زبان تک نہ پہنچ سکا۔ اس ضبط و صبر کا جب میں نے بعض پُرانے دوستوں سے تعجب کے ساتھ ذکر کیا تو انہوں نے بتلایا کہ اس سے کئی سال قبل جب ان کی پہلی اہلیہ محترمہ (ہمشیرہ محترم بھائی یوسف علی صاحب آف کوئٹہ) فوت ہوئی تھیں اور اس وقت کوئی احمدی قریب نہیں تھا تو اس وقت بھی محترم قاری صاحب نے اسی صبر و رضا کا مظاہرہ کیا تھا اور خود ہی مرحومہ بیوی کی تجہیز و تکفین کر کے انہیں سپردِ خاک کر دیا تھا۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

محترم شیخ منور شمیم صاحب خالد ایم۔اے مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ایم۔اے تاریخ کا امتحان دینا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس میں کامیابی عطا ہونا دراصل خاکسار کی اہلیہ مرحومہ کی کوششوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے مرحومہ نے وفات سے قبل اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونے کا ذکر بڑے یقین سے کیا تھا لیکن خدا کو کچھ اور منظور تھا اور وہ آخری پرچہ سے ایک روز قبل حرکتِ قلب بند ہونے سے خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے مرحومہ کی خواہش اور ان کی کہی ہوئی بات کو امتحان میں کامیابی سے پورا کیا۔ اس کامیابی پر خاکسار اپنی مرحومہ اہلیہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی طرف سے مبلغ پچاس روپے تعمیر مساجد فنڈ میں ارسال کر رہا ہے۔"

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ منور شمیم خالد صاحب کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ برادرم سردار عبدالرحمان صاحب 105/F ماڈل ٹاؤن لاہور کے گردے کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ نیز برادرم سردار عبدالسلام صاحب بھی کراچی میں تا حال بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (سردار رحمت اللہ عفی عنہ۔ دارالرحمت ربوہ)

ضرورت سرمایہ

چالو حالت میں لمیٹڈ ادارہ کو
کاروبار میں توسیع کیلئے منافع پر
سرمایہ درکار ہے

خواہشمند احباب اس پتہ پر لکھیں
م معرفت مینجر الفضل ربوہ

تبصرہ

خالد احمدیت جلد اوّل (حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید اور متبحر عالم۔ کامیاب مبلغ اسلام اور اعلیٰ پایہ کے مقرر تھے۔ ان کی جلیل القدر دینی خدمات سے تقریباً ہر احمدی کم و بیش واقف ہے۔ زیر نظر کتاب انہی کے حالات زندگی (۱۹۰۱ء تا ۱۹۳۰ء) پر مشتمل ہے۔ جسے ان کے صاحبزادگان کی نگرانی میں مکرم عبدالباری صاحب قیوم نے مرتب کیا ہے۔ اس میں حضرت مولانا شمس صاحب کی پیدائش، بچپن اور تعلیم اور پھر تبلیغی میدان میں ان کی تقاریر۔ مناظرات اور پھر بلاد عربیہ میں ان کی مساعی کا تذکرہ ہے۔ یہ جملہ حالات بہت دلچسپ اور ایمان افروز ہیں اور اس قابل ہیں کہ احباب خود بھی ان کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں۔ تاکہ ان کے قلوب میں بھی خدمت دین کا جوش اور ولولہ پیدا ہو۔

صفحات ۲۱۸ ملنے کا پتہ۔ ڈاکٹر صلاح الدین شمس و برادران دارالصدر شرقی ربوہ)

فرزند احمدیت جلد اوّل (حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق مبلغ انگلستان کے حالاتِ زندگی)

زیر نظر کتاب جو ۲۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے مشہور بزرگ حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ سابق مبلغ انگلستان ناظر بیت المال کے سوانح حیات بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت خان صاحب مرحوم و مغفور کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ تک مختلف حیثیتوں سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی تھی۔ وہ ایک کامیاب امیر جماعت۔ کامیاب مبلغ اسلام اور کامیاب ناظر اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ان رفقائے کار میں سے تھے۔ جن پر حضور کو خاص اعتماد تھا۔

زیر نظر کتاب بھی مکرم عبدالباری صاحب قیوم نے مرتب کی ہے۔ عجلت میں لکھی جانے کی وجہ سے اس میں بہت سی کتابت کی غلطیاں اور خامیاں رہ گئی ہیں۔ تاہم بحیثیت مجموعی یہ بھی ایک قابل قدر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ سے اپنے اسلاف کے کارناموں سے آگاہی ہوتی ہے اور خدمت دین کا جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ایمانوں میں زیادتی ہوتی ہے۔

امید ہے کہ احباب۔ بالخصوص حضرت خان صاحب رضی اللہ عنہ سے ذاتی تعلق رکھنے والے احباب اسے بکثرت خریدیں اور پڑھیں گے۔ ملنے کا پتہ۔۔ مکتبہ المنصور ۲/۴ دارالفضل ربوہ

ایمان کی کمزوری کی ایک علامت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے نظام میں ہر احمدی کو شریک ہونے کے لئے مندرجہ ذیل الفاظ میں تاکید فرمائی۔

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔"

مزید فرمایا:۔

"میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر فرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔"

تمام خدام کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد مبارک کو مدنظر رکھ کر تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لینا ہوگا۔ تبھی ہم خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے آمین

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

لجنہ کی تاریخ لکھنے کے سلسلہ میں مجھے ۱۹۳۵ء کے مصباح کی فائل درکار ہے۔ اگر کسی بہن یا بھائی کے پاس اس سن کی فائل ہو تو وہ چند روز کے لئے عاریۃً مجھے بھجوا کر ممنون فرمائیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سترہ آیات کے سلسلہ میں مساعی جاری رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بچوں کو تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ وہ سب کے سب سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو زبانی یاد کرلیں۔ بہت سے بچوں نے آیات یاد کرلی ہیں۔ لیکن ابھی کافی تعداد ایسی ہے۔ جنہوں نے یہ آیات یاد نہیں کیں۔ قائدین مجالس کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی جاری رکھیں۔ اور ساتھ کے ساتھ ان اطفال کی اطلاع مرکز میں بھجواتے رہیں جو اب یہ آیات یاد کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کو بھی سندات خوشنودی روانہ کی جا سکیں (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرحومہ بہن کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام

محترم جناب محمد یحییٰ خان صاحب ۴/۶ جہانگیر ایسٹ کراچی ۵ سے تحریر فرماتے ہیں۔

"میری چھوٹی بہن قبیحہ پچھلے دنوں بیمار تھی اور میں نے بغرض دعا الفضل میں اعلان کروایا تھا۔ اسی دوران مجھے آپ کا خط ملا۔ مگر جس وقت آپ کا خط ملا۔ ہماری بہن ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ چکی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی پیاری بہن کے لئے جو یوں تو عمر کے لحاظ سے معصوم تھی صدقہ جاریہ کے طور پر اس کے نام سے ہر سال جس قدر بھی زیادہ ممکن ہو رقم ادا کرتے رہیں گے۔ سو اس سلسلہ میں یہ رقم (چالیس روپے) ارسال کر رہا ہوں۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم خان صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی مرحومہ بہن کے درجات کو بلند سے بلند تر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

کامیاب ہونیوالے طلباء و طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلباء و طالبات کو مڈل کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے وکالت مال تحریک جدید ان کی اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

برائے توجہ کارکنات لجنہ اماء اللہ

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زیر نگرانی لجنہ کی تاریخ لکھنے کا اہم کام بفضل خدا شروع ہو چکا ہے۔ تمام لجنات اپنی پرانی کارکنات کا جائزہ لیں۔ اگر کسی لجنہ میں کوئی ایسی پرانی کارکنہ ہوں جنہیں لجنہ کے ابتدائی کاموں کا علم ہو اور انہوں نے لجنہ کی کوئی اہم خدمت سرانجام دی ہوں تو فوری طور پر حالات مختصر لکھ کر حضرت سیدہ صدر صاحبہ کے نام دفتر لجنہ میں بھجوا دیں تاکہ لجنہ کی تاریخ میں انہیں شامل کر لیا جائے۔ خصوصاً ۱۹۲۲ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک کے حالات کی ضرورت ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عاجز کی اہلیہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(شیخ عبدالرشید خواجہ آف منڈہ رانجھا حال سانگلہ ہل)

چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے والے احباب جماعت احمدیہ کراچی

مکرم مرزا ناصر الاسلام صاحب	ایبے سینیا کراچی	۰۰ — ۶۰ روپے
″ ماسٹر ظہور الدین صاحب	مارٹن روڈ ″	۰۰ — ۹۵ روپے
″ قریشی علی محمد صاحب	پی مارکیٹ ″	۰۰ — ۱۰ روپے
″ محمد لطیف صاحب چغتائی	سوسائٹی ″	۰۰ — ۲۲۶ روپے
″ شیخ حفیظ الرحمن صاحب	″	۰۰ — ۵۰ روپے
″ منصور محمد صاحب بترا	رام سوامی ″	۰۰ — ۳۴ روپے
محترمہ بیگم صاحبہ میجر نسیم احمد صاحب	سوسائٹی ″	۰۰ — ۴۶ روپے
″ محمودہ احمد صاحبہ منجانب والد مرحوم	مارٹن روڈ	۰۰ — ۲۵ روپے
″ کنیز فاطمہ صاحبہ	رام سوامی ″	۵۰ — ۱۲ روپے
″ خالدہ ممتاز صاحبہ	″	۰۰ — ۱۰ روپے
مکرم محمد اسلم صاحب ناصر	دستگیر سوسائٹی کراچی	۵۰ — ۲۵ روپے
″ سید محمد سعید صاحب	ناظم آباد جنوبی کراچی	۵۰ — ۱۵ روپے
″ منظور احمد صاحب شاہد	صدر ″	۰۰ — ۱۸ روپے
″ حافظ محمد شفیق صاحب	سعود آباد ″	۰۰ — ۱۳ روپے
″ سید ناصر احمد صاحب	مارٹن روڈ ″	۰۰ — ۵۵۰ روپے
″ خواجہ نسیم احمد صاحب	سوسائٹی کراچی ″	۰۰ — ۱۶۰ روپے
″ مرزا محمد حسین صاحب	″	۰۰ — ۵۱ روپے
″ چوہدری محمد اکرم صاحب باجوہ	″	۰۰ — ۴۲ روپے
″ حمید احمد صاحب چنگوی	جیکب لائنز کراچی	۰۰ — ۲۵ روپے
″ میجر آفتاب احمد صاحب	سوسائٹی کراچی	۰۰ — ۱۰۵ روپے
″ رشید احمد صاحب جاوید	صدر کراچی	۰۰ — ۴۱ روپے
″ شیخ نور الٰہی صاحب	سوسائٹی کراچی	۰۰ — ۱۵ روپے
″ شیخ محمود احمد ابن شیخ نور الٰہی صاحب	سوسائٹی کراچی	۰۰ — ۱۵ روپے
″ بشیر احمد صاحب کیماڑی	منوڑہ کراچی	۰۰ — ۳۲ روپے
محترمہ اہلیہ صاحبہ ″	″	۰۰ — ۱۰ روپے
مکرم جمال الدین صاحب	لی مارکیٹ کراچی	۰۰ — ۱۸ روپے
″ مرزا محمد اکمل صاحب مع والدہ صاحبہ	عزیز آباد کراچی	۰۰ — ۵۵ روپے
″ مرزا محمد اسلم صاحب	″	۰۰ — ۵۰ روپے
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر راجہ خان صاحب مرحوم	لارنس روڈ ″	۰۰ — ۶۰ روپے
مکرم سید منصور دستار صاحب	پیر کالونی ″	۰۰ — ۱۵ روپے
محترمہ تنویر کوثر بنت شیخ مجید احمد صاحب	ناظم آباد جنوبی ″	۰۰ — ۲۱ روپے
محترمہ رفعت ریحان ″	″	۰۰ — ۱۵ روپے
مکرم عبد الماجد خان صاحب	سوسائٹی کراچی	۰۰ — ۴۰ روپے
مکرم محمد سلیمان صاحب	ناظم آباد جنوبی	۰۰ — ۲۰ روپے
محترمہ مسعودہ بی احمد صاحب	سوسائٹی	۰۰ — ۴۵ روپے
محترمہ اہلیہ ڈاکٹر محمد علی صاحب	صدر	۰۰ — ۲۰ روپے
محترمہ امۃ اللہ یٰسین صاحبہ	صدر	۰۰ — ۲۷ روپے
مکرم شفقت احمد صاحب ہاشمی	ناظم آباد شمالی	۰۰ — ۱۵ روپے
مکرم شمیم حق ہاشمی	″	۰۰ — ۱۵ روپے
محترمہ شاہدہ یٰسین صاحبہ	″	۵۰ — ۱۰ روپے
″ سعیدہ بیگم محمد سلیم صاحب	رام سوامی	۱۵ — ۱۰ روپے
″ سیدہ نعیم روحی صاحبہ	صدر	۷۰ — ۱۰ روپے
″ بیگم صاحبہ خواجہ مبارک احمد صاحب	صدر	۰۰ — ۱۰ روپے
مکرم نعیم پراچہ صاحب	ناظم آباد شمالی	۰۰ — ۱۶ روپے
محترمہ اقبال بیگم خالد سعید صاحب	رام سوامی	۰۰ — ۱۷ روپے
″ عائشہ بیگم پیر خلیل احمد صاحب	″	۱۵ — ۱۰ روپے
″ بشریٰ طیبہ بنت صفدر علی خان صاحب صدر		۰۰ — ۱۱ روپے
محترمہ بیگم ملک صفدر علی خان صاحب	صدر کراچی	۰۰ — ۱۵ روپے
محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ	صدر کراچی	۰۰ — ۲۳ روپے
محترمہ محمودہ احمد صاحبہ	مارٹن روڈ کراچی	۰۰ — ۳۰ روپے

نوٹ: دس روپیہ سے کم وصولیاں منجانب

چوہدری امجد علی صاحب عبد الحمید صاحب۔ بیرونہ اکرام باجوہ صاحب۔ خیر النساء صاحبہ خالدہ

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

"میری بچی بیمار تھی سوکھ کر ڈھانچہ سا ہو گیا تھا آپ کی دوا بے بی ٹانک سے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی"

(مکرم قاضی محمد ابراہیم صاحب شارع جہلم لاہور)

پیکنگ ۳/۲۵، ۳/ روپے ایرانی امراض بچگان کا مجرب نسخہ فہرست مفت۔ مجموعہ ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ

۳۵ کرشن بلڈنگ لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

حب مسان

بچوں کے امراض سوکھا لاغری سبز دست روک کر چالیس یوم میں بچہ کی توانائی بحال کرنے میں لاجواب، فہرست ادویات مفت منگوا کر آزمائیے۔

قیمت ۶۰ گولی ۲ دو روپے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

حصہ آمد کے موصی احباب سے گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں حصہ آمد کے موصی حضرات کو چاہیئے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء تک سال رواں کی آمد کا حصہ وصیت پورے کا پورا ادا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اسی طرح حصہ آمد کے جن احباب کے ذمہ سالہائے گذشتہ کے بقائے ہیں اور انہوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے ان کا بھی یہ فرض ہے کہ سال رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب الادا اقساط کو بھی ۳۰ اپریل تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن ان کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار اور موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

بے شک یہ ایک مجاہدہ ہے لیکن نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے مجاہدہ دل میں جو اسی کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں۔ کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی جناب انیس الرحمن صاحب صادق شاہد واقف زندگی کا نکاح امۃ السمیع بنت مکرم مولوی نور الدین صاحب سے بحق مہر پانچ ہزار روپے مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک احمد نگر جامع مسجد میں مکرم امیر صاحب دیوان معلم وقف جدید نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(عبد المنین ساکن احمد نگر دیہاتی ڈاکخانہ شرقی پاکستان)

قرآن کریم سے محبت کرو اور اس پر غور و فکر کی عادت ڈالو

اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ قرآن کریم صرف دفع شر کی ہی خاصیت اپنے اندر نہیں رکھتا بلکہ ایصالِ خیر کا پہلو بھی اس میں بدرجۂ کمال پایا جاتا ہے فرماتا ہے:

"پس قرآن کریم کے ساتھ محبت اور پیار کرو اور اس پر غور و فکر کی عادت ڈالو اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآن کریم کی اسی فضیلت کا اپنے ایک شعر میں اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

یعنی پہلے ہم نے یہ سمجھا کہ جس طرح موسیٰ کا عصا ساحروں کے سانپ نگل گیا تھا۔ اسی طرح قرآن کریم بھی اپنے دلائل و براہین اور معجزات و نشانات کے ذریعہ سے دشمنان اسلام کے پھیلائے ہوئے جالوں کو تار تار کر دیتا ہے اور اس لحاظ سے اُسے موسیٰ کے عصا کے ساتھ مشابہت ہے۔ لیکن جب ہم نے زیادہ غور کیا اور قرآن کریم کے مطالب پر گہری نگاہ ڈالی تو ہمیں نظر آیا کہ قرآن کریم موسیٰ کے عصا سے لاکھوں گنا بڑھ کر ہے کیونکہ موسیٰ کے عصا سے تو صرف ساحروں کا بھانڈا پھوٹا اور ان کے سانپ فنا ہوئے مگر قرآن کریم نہ صرف دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لئے ہر وقت ایک چوکس اور ہوشیار رجمنٹ کی طرح اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے بلکہ اس کا ایک ایک لفظ مُردوں کو زندہ کرنے والا اور ان کے اندر زندگی کی تازہ روح پھونکنے والا ہے۔ گویا موسوی عصا نے صرف اتنا کام کیا کہ دشمن کا سر پاش پاش کر دیا اور اسے روحانی لحاظ سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قرآن صرف دشمنوں کو ہلاک ہی نہیں کرتا بلکہ ان کو از سر نو زندہ کر کے خدا تعالیٰ کا مقرب بھی بنا دیتا ہے اور وہ صرف دفع شر کی ہی خاصیت اپنے اندر نہیں رکھتا بلکہ ایصالِ خیر کا پہلو بھی اس میں بدرجۂ کمال پایا جاتا ہے اور وہ مُردوں کو زندہ کرنے کی اپنے اندر طاقت رکھتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسی خصوصیت کا ذکر فرماتا ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

(انفال آیت ۲۵)

یعنی اے مومنو! جب خدا اور اس کا رسول تمہیں زندہ کرنے کے لئے آواز دے تو تم اس کی آواز پر فوراً لبیک کہا کرو۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ قرآن کریم مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے آیا ہے بے شک اس کی تعلیم پر عمل کر کے اندھے آنکھیں پا سکتے ہیں بہرے شنوا ہو سکتے ہیں۔ لنگڑے لولے چل پھر سکتے ہیں مگر اس سے بھی بڑھ کر قرآن کریم میں یہ خوبی ہے کہ اس کی تعلیم پر عمل کر کے مُردے بھی زندہ ہو سکتے ہیں اور ان میں بھی ایک نئی روحانی حیات پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی روح تھی جس نے عرب کی سرزمین میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ اور وہ لوگ جو اصنام و احجار کے آگے سربسجود رہا کرتے تھے اور ہر قسم کے فواحش کے ارتکاب میں ایک لذت اور سرور محسوس کیا کرتے تھے خدائے واحد کے ایسے پرستار ہوئے کہ انہوں نے بھیڑ بکریوں کی طرح اس کی راہ میں اپنے سر کٹوا دیئے۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب میں رہتے چلے گئے۔ پس موسیٰ کا عصا اس عظیم الشان انعام کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔ اور جو آج بھی دشمنانِ دین کے لئے ایک برہانِ قاطع کی حیثیت رکھتا ہے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۱۸، ۳۱۹)

گھانا میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

بقیہ صفحہ اوّل

اور معرفت الٰہی کے نور سے منور ہو کیونکہ حقیقی اور سچی رہنمائی جس کے نتیجہ میں دائمی خوشی اور خوشحالی میسر آتی ہے خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ اصل رہنما صرف اور صرف خدا ہی کی ذات ہے۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کثرتِ کار، مسلسل مصروفیت اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تھکان محسوس فرماتے ہیں حضور ایدہ اللہ نے تمام جماعت کو محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرمایا ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مدظلہ اور دیگر اہل قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو حضور کے اس تاریخی دورہ میں اپنی جناب سے غیر معمولی برکت ڈالے اور اپنی خاص تائید و نصرت کے تحت حضور ایدہ اللہ کامیاب و کامران اور مظفر و منصور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ہر مخلص احمدی کا سب سے زیادہ پیارا اور عزیز مقصد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے۔ اور اس کا بول بالا ہو"۔ (انوار الاسلام)

یہی مقصد عظیم ہر مخلص احمدی کو خدا کے فضل سے پیارا اور عزیز ہے اور اس کے لئے وہ اسکی دی ہوئی توفیق سے اپنی عزیز سے عزیز چیز کی قربانی پیش کرنے کے لئے بھی خدا کے فضل سے ہر وقت تیار ہے (مال کی تو کچھ حقیقت ہی نہیں ہے) اللہ تعالیٰ ان حقیر قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور اسکی قدرت نمائی سے نہ کہ ہماری کسی حقیر کوشش کے نتیجہ میں وہ دن جلد آئے جب "اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو" آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت سیدہ مدظلہا کی زیارت اور آپ کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہونے پر خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں۔ وہاں حضرت سیدہ بھی گھانا کی احمدی بہنوں سے مل کر بے حد مسرور ہوئیں۔ آپ نے ازراہ شفقت تمام بہنوں کو شرف مصافحہ بخشا اور ان سے ملنے پر حد درجہ خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں دعاؤں سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ایمان و اخلاص میں ہمیشہ ہی ترقی ہوتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور اس کے شیریں ثمرات سے بہرہ ور فرمائے اور ہمیشہ ہی اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے گھانا کی خواتین نے بھی حضرت سیدہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے پر اپنے دلی جذباتِ مسرت کا اظہار کیا۔

استقبالیہ تقریب کے سلسلہ میں ٹریفک کنٹرول کرنے کا کام پولیس نے خوش اسلوبی سے انجام دیا نیز اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کماسی نے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

درخواستِ دعا

ربوہ — مکرم بشارت الرحمن صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے والد محترم صوفی عطا محمد صاحب کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴